از عدالتِ عظمیٰ

گورائی گوری نائیڈو (نابالغ) و دیگر

بنام

تھانڈرو تھوبوڈیمما و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 9 جنوری، 1997

[جی این رے اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908: دفعہ 11- عدالت کا فیصلہ - اگر غلط بھی ہو تو، ایک بین فریقی فیصلہ فریق کو پابند کرتا ہے اگر مجاز دائرہ اختیار کی عدالت نے فیصلہ دیا ہے- اس سے پہلے کے ایک فیصلے میں عدالت نے بیان کیا تھا کہ حبہ نامہ جات ہندو قانون کے تحت درست نہیں تھے- قرار پایا کہ مذکورہ فیصلہ فریقین پر پابند تھا- موہوب الیہان مذکورہ جائیداد کے حوالے سے کسی ملکیت کا دعوی نہیں کر سکے — ان کے لیے یہ دعوی کرنا کھلا نہیں تھا کہ آپسی بندوبست کے پیش نظر مخالف فریق کو حبہ نامہ کی چیلنج کرنے والی صداقت سے الگ کر دیا گیا تھا۔

کیل و دیگراں بنام ڈپٹی ڈائریکٹر آف کنسالڈیشن و دیگراں، [1976] 3 ایس سی سی 119، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 242، سال 1987۔

آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ایل پی اے نمبر 134، سال 1980 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے کے رام کمار، مس آشا نائر، وائی سبّاراؤ اور سی بالا سبرامنیم۔

جواب دہندگان کی طرف سے آر وینو گوپال ریڈی اور بی کانتاراؤ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ اپیل 31 مارچ 1986 کے اس فیصلے کے خلاف کی گئی ہے جو آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے لیٹرز پیٹنٹ اپیل نمبر 134، سال 1980 میں منظور کیا تھا۔ مذکورہ لیٹرز پیٹنٹ اپیل 23 اپریل 1979 کو اے ایس نمبر 29، سال 1977 کے فیصلے سے پیدا ہوئی۔

اس عدالت کے سامنے اپیل کنندگان او ایس نمبر 10، سال 1973 میں مدعا علیہ نمبر 4 کے وارث ہیں جو مدعا علیہ M تھانڈروتھو بوڈیمما کے ذریعے فاضل سنگل جج پاروتی پورم کی عدالت میں دائر کیے گئے تھے۔ مذکورہ مقدمہ مذکورہ مدعی کی طرف سے تقسیم اور ماضی اور مستقبل کے منافع کے ساتھ مدعی کی جائیداد کے A اور F شیڈول میں اس کے آدھے حصص کے علیحدہ قبضے کے لیے دائر کیا گیا تھا۔ اس طرح کے مقدمے کو فاضل ماتحت جج نے خارج کر دیا تھا لیکن عدالت عالیہ کے سامنے اپیل نمبر 514، سال 1968 ہونے کی وجہ سے عدالت عالیہ نے اجازت دے دی تھی اور اس کے بعد مدعی نے آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے سامنے اپیل نمبر 29، سال 1977 کو ترجیح دی۔ اس طرح کی اپیل کو عدالت عالیہ نے دیگر باتوں کے ساتھ یہ کہتے ہوئے بھی خارج کر دیا تھا کہ آپسی بندوبست کے فریقین کو تقسیم کیے جانے پر اس طرح کے عمل کی صداقت کو چیلنج کرنے سے روک دیا گیا تھا، انہوں نے مذکورہ آپسی بندوبست سے فوائد حاصل کیے تھے۔ اس کے بعد مدعی نے لیٹرز پیٹنٹ کی شق 15 کے تحت ڈویژن بینچ کے سامنے اپیل کو ترجیح دی۔ اس طرح کی اپیل کو متنازعہ فیصلے کے ذریعے منظور کیا گیا ہے اور ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا ہے کہ گورنّا کے ذریعے انجام دیے گئے چاروں حبہ نامہ جات کو کالعدم قرار دے دیا گیا تھا اور مذکورہ اعمال کے تحت موہوب الیہان کے لیے کسی بھی حق کا دعوی کرنا کھلا نہیں تھا۔ اس لیے اس مقدمے میں ڈویژن بنچ نے ڈگری اجرا کی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل، مسٹر رام کمار نے پیش کیا ہے کہ کنبہ کے فریقین اور قریبی رشتے دار جانشین کے درمیان آپسی بندوبست یا انتظام کو مناسب تقدس دیا جانا چاہیے اور اگر آپسی انتظامات کو دھوکہ دہی سے ذائل نہیں کیا جارہا ہے، تو مذکورہ آپسی انتظامات کو آپسی انتظامات کے فریقین کے درمیان نافذ کیا جانا چاہیے، اس دلیل کی حمایت میں انہوں نے کیل و دیگراں بنام ڈپٹی ڈائریکٹر آف کنسالڈیشن و دیگراں، [1976] 3 ایس سی سی 119 میں کیے گئے اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا ہے۔ مذکورہ فیصلے میں یہ قرار پایا ہے کہ جب کنبہ کے افراد یا قریبی رشتے دار اپنے اختلافات اور تنازعات کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اپنے متضاد دعووں یا متنازعہ حق کو ہمیشہ کے لیے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ذہنی سکون حاصل ہو اور کنبہ میں مکمل ہم آہنگی اور خیر سگالی پیدا ہو، تو آپسی انتظام کو تکنیکی بنیادوں پر ضائع نہیں کیا جانا چاہیے۔ کنبہ انتظامات اپنے لیے مخصوص ایک خاص مساوات کے ذریعے چلائے جاتے ہیں، اور اگر ایمانداری کی جائے تو

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نافذ کیے جائیں گے، حالانکہ ان کا مقصد سمجھوتہ نہیں ہے، بلکہ وہ تمام فریقوں کی غلطی سے آگے بڑھتے ہیں، جو غلطی یا حقیقت سے لاعلمی سے پیدا ہوتے ہیں کہ ان کے حقوق کا اصل انحصار کیا ہے۔ مذکورہ فیصلے میں یہ بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ اس انتظام کا مقصد کنبہ کو طویل قانونی چارہ جوئی یا دائمی جھگڑوں سے بچانا ہے جو کنبہ کے اتحاد اور یکجہتی کو فروغ دیتے ہیں اور کنبہ کے مختلف افراد کے درمیان نفرت اور خونریزی پیدا کرتے ہیں۔ عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ جہاں تک آپسی انتظامات کا تعلق ہے، عدالتیں آپسی انتظامات کے حق میں ہیں۔ تکنیکی یا معمولی بنیادوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اصول امر مانع تقریرِ مخالف اس لیے نافذ کیا گیا ہے تاکہ کسی طے شدہ تنازع کو دوبارہ غیر یقینی نہ بنایا جائے۔ اسی فیصلے پر انحصار کرتے ہوئے جناب رام کمار نے مؤقف اختیار کیا کہ معزز عدالت عالیہ کے واحد جج نے فریقین کے مابین خاندانی تصفیے کے تناظر میں اس مفید اصول امر مانع تقریرِ مخالف کا اطلاق کیا، اور ڈویژن بنچ کو اس مدلل و موزوں فیصلے کو کالعدم قرار نہیں دینا چاہیے تھا۔

تاہم ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے فریقین کے درمیان ایک اور مقدمہ عدالت میں فاضل ماتحت جج سریکاکولم کے اصل مقدمہ نمبر 50، سال 1954 میں دائر کیا گیا تھا۔ مذکورہ مقدمے میں، بواریما کی طرف سے بنائے گئے حبہ نامہ جات کی صداقت پر سوال اٹھایا گیا۔ فاضل ماتحت جج کی طرف سے یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ مذکورہ حبہ نامہ ہندو قانون کے تحت درست نہیں ہے۔ یہ اپیل آندھرا پردیش عدالت عالیہ میں اپیل نمبر 514، سال 1968 کے طور پر لی گئی تھی اور 12.2.1971 کے فیصلے کے ذریعے، عدالت عالیہ نے مذکورہ اپیل نمبر 514، سال 1968 کو نمٹا دیا جس میں عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ایسا حبہ نامہ قانون میں غلط ہے۔ متنازعہ فیصلے کے ذریعے، آندھرا پردیش عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا ہے کہ مذکورہ حبہ نامہ جات کے اس طرح کے بیان کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، مذکورہ حبہ نامہ یا آپسی تصفیے کی بنیاد پر ملکیت کا کوئی دعوی نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے خیال میں ڈویژن بنچ کا اس طرح کا فیصلہ جائز ہے کیونکہ تحفے کے اعمال کو غلط قرار دینے کا مذکورہ سابقہ فیصلہ فریقین کے درمیان پابند ہے۔ زیرِ نظر مقدمے کے حقائق و حالات کے تناظر میں جب فاضل واحد جج نے مذکورہ منتقلیوں کو درست قرار دینے کے لیے پہلے مقدمے میں فریقین کے مابین ان ہی دستاویزات کی درستگی سے متعلق ہونے والے فیصلے کو مدِ نظر رکھا، تو اصولِ امر مانع تقریرِ مخالف پر غور کرنے کا کوئی موقع باقی نہیں رہتا۔ قانون اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ اگرچہ کوئی فیصلہ غلط ہو، تب بھی اگر وہ کسی بااختیار عدالت کی جانب سے فریقین کے مابین تنازع کو طے کرتے ہوئے دیا گیا ہو، تو وہ فیصلہ فریقین کو پابند کرتا ہے

اپیلیں خارج ہوئے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document